۱۰

جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مورخہ ۱۹ اپریل ۲۰۱۲ء

محترم مفتیان کرام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

درج ذیل چند مسئلے دریافت طلب ہیں جنہیں حل فرما کر بہت ممنون و شکر گزار ہوں گے اجر پائیں گے۔

۱۔ آجکل خواتین دھات کی بنی ہوئی مصنوعی انگوٹھیاں (Artificial Rings) استعمال کرتی ہیں کیا یہ انگوٹھیاں انہیں پہننا صحیح ہے کہ نہیں؟

۲۔ اسی طرح اگر یہ انگوٹھیاں جو کہ پیتل / لوہے یا کسی اور دھات سے بنی ہوتی ہیں، پہننا صحیح نہیں تو کیا ان انگوٹھیوں پر سونے کا پانی چڑھا کر استعمال کرنا جائز ہے کہ نہیں؟

۳۔ عورتوں کی بنی ہوئی انگوٹھیوں کا کیا حکم ہے؟

۴۔ اوپر ذکر کی گئی انگوٹھیوں کا حکم اگر صحیح نہیں، تو کیا ان کا بنانا / تیار کرنا اور انہیں بازار کو بیچنا صحیح ہے کہ نہیں؟

۵۔ کیا غیر مسلموں کے لئے تیار کرنا اور انہیں بیچنا صحیح ہے کہ نہیں؟

Scanned by CamScanner

الجواب حامداً ومصلیاً

۱ ـــــ سونا، چاندی اور دیگر دھاتوں کے زیورات خواتین کے لئے پہننا جائز ہے لیکن سونا چاندی کے علاوہ دیگر دھاتوں کی انگوٹھیاں پہننے کے بارے میں علماء کرام کا اختلاف ہے۔ فقہ حنفی کی متداول اور معتبر کتب فتاویٰ میں سے بعض کتابوں میں حرمت اور بعض کتابوں میں مطلق کراہت (جس کا مصداق کراہت تحریمی یعنی ناجائز ہے) کا فتویٰ مذکور ہے جس کی تائید سنن ابی داؤد کی روایت اور بعض آثار صحابہؓ سے ہوتی ہے لیکن علماءِ متاخرین حنفیہ میں سے فقیہ النفس حضرت مولانا مفتی رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ علماء کرام کے درمیان اس مسئلہ کے مختلف فیہا ہونے کی وجہ سے کراہت تنزیہی (جائز خلافِ اولیٰ) کے قائل ہیں اور اُن کے فتویٰ کی تائید سنن نسائی کی صحیح حدیث سے ہوتی ہے۔ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ اُن کی کتاب "فتاویٰ رشیدیہ" میں ان الفاظ مذکور ہے۔

"لوہے اور پیتل کی انگوٹھی میں مرد و عورت یکساں ہیں اور کراہت ان کے پہننے کی تنزیہی ہے نہ کہ تحریمی کہ مسئلہ مجتہد فیہا ہے اور (حضرت امام) شافعی صاحب رحمۃ اللہ کے نزدیک مردوں کو بھی درست ہے۔ فقط"

ص ۴۹۱ مطبوعہ ادارۃ اسلامیات لاہور۔

فی السنن للامام النسائی:

عن أبی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال أقبل رجل من البحرین إلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسلم فلم یردّ علیہ وکان فی یدہ خاتم من ذھب وحبۃ حریر فألقاھما ثم سلم فردّ علیہ السلام ثم قال: یا رسول اللہ أتیتک آنفا فأعرضت عنی فقال إنہ کان فی یدک جمرۃ من نار قال لقد جئت إذاً بجمر کثیر قال إن ما جئت بہ لیس بأجرأ علینا من حجارۃ الحرۃ قال فما أذاک أتحتم قال حلقۃ من حدید أو ورق أو صفر۔ ج ۲ ص ۲۸۹ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ

اس تفصیل کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے جواب یہ ہے کہ خواتین سونا، چاندی کے علاوہ دیگر دھاتوں کی انگوٹھیاں پہننے سے اجتناب اور پرہیز کریں جیسا کہ فقہ حنفی کی کتبِ فتاویٰ میں مذکور ہے اور اسی میں احتیاط ہے لیکن چونکہ مسئلہ مجتہد فیہا ہے اور اسی وجہ سے حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ میں گنجائش ملحوظ ہے نیز اس مسئلہ میں ابتلاءِ عام بھی ہے پس اگر کوئی خاتون سونا، چاندی کے علاوہ دیگر دھاتوں کی انگوٹھیاں پہن لے تو اس پر شدید نکیر نہیں کرنی چاہیئے اور اس کو طعن و تشنیع کا نشانہ نہیں بنانا چاہیئے۔

۱۔ فی السنن للامام أبی داؤد:

عن عبد اللہ بن بریدۃ عن أبیہ أن رجلاً جاء إلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ خاتم من شبہ فقال لہ مالی أجد منک ریح الأصنام فطرحہ ثم جاء وعلیہ خاتم من حدید فقال مالی أری علیک حلیۃ

Scanned by CamScanner

ج ۵ ص ۳۳۲ مطبوعہ مکتبہ حقانیہ ملتان

ج ۵ ص ۳۳۲ مطبوعہ مکتبہ حقانیہ ملتان

ج ۶ ص ۳۳۶ مطبوعہ ایچ ایم سعید

ج ۶ ص ۳۳۵، ۳۳۶ مطبوعہ ایچ ایم سعید

ج ۵ ص ۳۳۵ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

الإطلاق يراد بها التحريم قال أبو يوسف: قلت لأبي حنيفة إذا قلت في شيء أكرهه فعامة أبيك فيه؟ قال: التحريم اهـ.
ج ١ ص ٢٢٣ مطبوعة ايچ - ايم سعيد

٧- في شرح النواوي لصحيح مسلم:
(قوله صلى الله عليه وسلم انظر واولو خاتما من حديد) ..... وفي هذا الحديث جواز اتخاذ خاتم الحديد وفيه خلاف للسلف حكاه القاضي ولأصحابنا في كراهته وجهان اصحهما لا يكره لأن الحديث في النهي عنه ضعيف وقد أوضحت المسئلة في شرح المهذب..
ج ١ ص ٢٥٤ مطبوعة قديمي كتب خانه

٨- في المجموع شرح المهذب للعلامة النواوي الشافعي:
(الحادية عشرة) قال صاحب الابانة يكره الخاتم من حديد أو شبه بفتح الشين والباء وهو نوع من النحاس وتابعه صاحب البيان فقال يكره الخاتم من حديد أو رصاص أو نحاس لحديث بريدة رضي الله عنه ((أن رجلا جاء إلى النبي صلى الله عليه وسلم وعليه خاتم من شبه قال مالي أجد منك ريح الأصنام فطرحه ثم جاء وعليه خاتم من حديد فقال مالي أرى عليك حلية أهل النار فطرحه فقال يا رسول الله من أي شيء أتخذه فقال اتخذه من ورق ولا تتمه مثقالا)) رواه ابو داؤد والترمذي وفي اسناده رجل ضعيف وقال صاحب التتمة لا يكره الخاتم من حديد أو رصاص للحديث في الصحيحين ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال للذي خطب الواهبة نفسها ((اطلب ولو خاتما من حديد)) قال ولو كان فيه كراهة لم يأذن فيه به وفي سنن أبي داؤد باسناد جيد عن معيقيب الصحابي رضي الله عنه وكان على خاتم النبي صلى الله عليه وسلم قال ((كان خاتم النبي صلى الله عليه وسلم من حديد ملوي عليه فضة)) فالمختار أنه لا يكره لهذين الحديثين وضعف الأول.
قال الخطابي في معالم السنن انما قال ((أجد ريح الأصنام)) لأنها كانت تتخذ من الشبه قال وأما الحديد فقيل كرهه لسهوكة ريحه قال وقيل لأنه زي بعض الكفار وهم أهل النار.
ج ٤ ص ٤٦٤، ٤٦٥، ٤٦٦ مطبوعة دار الفكر بيروت

٩- في بذل المجهود: ج ٥ ص ٨٤:
قال ابن رسلان قال البغوي النهي عن خاتم الحديد ليس نهي تحريم لما روى البخاري ومسلم عن سهل بن سعد في الصداق أنه صلى الله عليه وسلم قال التمس ولو خاتما من حديد وقال أصحابنا لا يكره خاتم النحاس والرصاص ولا الحديد على الأصح ولا يحل لبس خاتم ثقيل يزيد على المثقال.

Scanned by CamScanner

۱- فی الحاوی للفتاوی للعلامۃ السیوطیؒ:

أمّا التختم لسائر المعادن ماعدا الذهب ففیر حرام بلاخلاف لکن هل یکره وجهان؟ أحدهما نعم لحدیث بریدة «أنّ رجلا جاء إلی النبی صلّی اللّٰه علیه وسلّم وعلیه خاتم من شبه فقال: مالی أجد منك ریح الأصنام فطرحه ثم جاء وعلیه خاتم من حدید فقال مالی أری علیك حلیة أهل النار؟ فطرحه فقال: یارسول اللّٰه من أیّ شیء أتخذه؟ قال اتخذه من ورق ولاتتمه مثقالاً. أخرجه أبوداؤد والترمذی وفی سنده رجل متکلم فیه فضعفه النووی فی شرح المهذب لأجله و لکن ابن حبان صححه فأخرجه فی صحیحه والوجه الثانی أنّه لایکره ورجحه النووی فی الروضة وشرح المهذب قال لضعف الحدیث الأوّل ولما أخرجه أبوداؤد بإسناد جیّد عن معیقیب الصحابی قال کان خاتم النبی صلّی اللّٰه علیه وسلّم من حدید ملوی علیه فضّة۔

ج ۱ ص ۷۵ مکتبة نوریه رضویه۔

۱۱- فی کتاب أحکام الخواتیم للعلامة ابن رجب الحنبلیؒ:

(قال العلامة ابن رجب الحنبلیؒ بعد الکلام الطویل حول مسئلة التختم بغیر الذهب والفضة من المعادن نحو حدید وصفر وغیرهما)

"والصحیح عدم التحریم فانّ الأحادیث فیه لاتخلو عن مقال وقد عارضها ماهو أثبت منها کالحدیث الذی فی الصحیحین أنّ النبی صلّی اللّٰه علیه وسلّم قال یخاطب المرأة التی عرضت نفسها علیه: «التمس ولو خاتما من حدید» وروی النسائی من حدیث أبی سعید الخدری رضی اللّٰه عنه أنّ رجلاً أقبل إلی النبی صلّی اللّٰه علیه وسلّم و (من البحرین) فسلّم فلم یردّ علیه و کان فی یده خاتم ذهب وجبة حریر فألقاهما ثمّ سلّم علیه فردّ السلام وقال: إنه کان فی یدك جمرة من نار. قال: فماذا أتختم؟ قال: «حلقة من حدید أوصفر أوورق». وقد تقدّم حدیث معیقیب أنّ خاتم النبی صلّی اللّٰه علیه وسلّم کان من حدید ملوی علیه بفضّة، ولکن الإمام أحمد احتج به علی الکراهة۔

(فی هامش کتاب أحکام الخواتیم) أخرجه النسائی (۸/۱۷۶)، وقال الهیثمی فی مجمع الزوائد (۵/۱۵٤): روی النسائی طرفاً من أوله یسیراً - رواه الطبرانی فی الأوسط، وأبو النجیب وثّقه ابن حبان، ورجاله ثقات. اهـ

ص ٤٨ مطبوعة دارالکتب العلمیة بیروت

——— اگر پیتل، لوہا یا کسی اور دھات کی بنائی ہوئی انگوٹھیوں پر چاندی یا سونے کا پانی اس طرح چڑھا دیا جائے کہ وہ دھات چھپ جائے تو اس کا پہننا جائز ہے۔

(حوالجات منسلکہ صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)۔

رد المحتار

لا بأس بأن يتخذ خاتم حديد قد لوى عليه فضة وألبس بفضة

هكذا في التاتارخانية.

ج ٦ ص ٣٦ مطبوعة ايچ ايم سعيد

وفي الفتاوى الهندية:

لا بأس بأن يتخذ خاتم حديد قد لوى عليه فضة أو ألبس بفضة

هكذا في المحيط

ج ٥ ص ٣٣٥ مطبوعة مكتبة رشيدية.

س — اگر موتیوں کی بنی ہوئی انگوٹھیاں دھات کی بنی ہوئی ہوں تو اس کا جواب سوال نمبر (۱) کے جواب میں مذکور ہو چکا اور اگر وہ دھات کی بنی ہوئی نہ ہوں تو اس کے استعمال کی ممانعت ہے یا نہیں؟

ج — جو حکم ان مذکورہ انگوٹھیوں کے پہننے کے بارے میں ذکر کیا گیا وہی حکم ان کے بنانے کا ہے۔ کذا فی الدر المختار وردالمحتار ج ٦ ص ٣٦٠ مطبوعة ايچ ايم سعيد۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ أعلم

بندہ کو ترعلی غفر اللہ لہ

دارالافتاء دارالعلوم کراچی

١٥ - ٥ - ١٤٢٥ھ

الجواب صحیح

بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ

٢٥-٥-١٤٢٥ھ

الجواب صحیح

کہ محمد عبداللہ عفی عنہ

دارالافتاء دارالعلوم کراچی

الجواب صحیح

بندہ محمود اشرف غفر اللہ لہ

١٤٢٥/٥/١٧ھ

الجواب صحیح

احقر محمد رفیع عثمانی

١٧ جمادی الاولیٰ ١٤٢٥ھ

الجواب صحیح

بندہ عبدالرؤف سکھروی

دارالافتاء دارالعلوم کراچی

١٩-٥-١٤٢٥ھ

Scanned by CamScanner